محسنؑ ابنِ علیؑ

کی پاک آمد، لفظ سقط کی حقیقت، شہادت، تدفین، انتقام



تالیف: علی عباس

سوئم نواسۂ رسولؐ، سبطِ اصغر، تحفتہ الغدیر، شہیدِ جفا، شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کی پاک آمد، لفظ سقط کی حقیقت، شہادت، تدفین، انتقام

شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کی دنیا میں آمد

سیدۃؑ کونین، سیدۃؑ النساء، ملکۂ عالمینؑ کے تین فرزندان شہزادگانؑ اور دو دختران شہزادیاںؑ ہیں، جن میں سب سے چھوٹے شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ ہیں۔ اسد الغابہ فی تمیز صحابہؓ کی جلد 9 کے صفحہ 18 پر حضرت ہانی ابن ہانی رض امیر المومنینؑ مولائے کائناتؑ سے روایت کرتے ہیں

جب ہمارے تیسرے لختِ جگر شہزادہ محسنؑ کی دنیا میں آمد ہوئی، تو شہنشاہِؐ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف" لائے، اور اپنی نورِ چشم دخترؑ سے فرمایا کہ ہمیںؐ ہمارا تیسرا لختِ جگرؑ دکھائیں۔ تو ہمؑ نے شہزادہ محسنؑ کو نبی پاکؐ کے ہاتھوں پہ پیش کیا۔ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ آپؑ نے ہمارے تیسرے لختِ جگرؑ کا نام کیا تجویز کیا ہے؟ ہمؑ نے دل میں کہا کہ جعفرؑ تو نبی پاکؐ نے فرمایا کہ انؑ کا نام پاک تو محسنؑ ہے۔ ہمؑ نے جناب ہارونؑ کے تینوں بیٹوں شبّرؑ، شبیرؑ، مبشرؑ کے ناموں پر عربی میں اپنے تینوںؑ شہزادوںؑ کے اسمائے مبارکہ تجویز فرمائے ہیں یعنی حسنؑ، حسینؑ، محسنؑ۔ (مسند امام الشہید جلد نمبر 1)

شہزادۂ محسنؑ ابن علیؑ کی دنیا میں پاک آمد شہنشاہِ انبیاءؐ کے ظاہری دورِ حیات میں ہو چکی تھی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شہزادۂ محسنؑ ابن علیؑ کی دنیا میں آمد کی تاریخ کیا تھی؟ بیشتر کتب میں شہزادۂ محسنؑ ابن علیؑ کے ظہور پُر نور کی تاریخ کچھ ان الفاظ میں لکھی ہے کہ نبی پاکؐ کی اعلانِ غدیر سے مدینہ واپسی یعنی 20 / 23 ذی الحج 10 ہجری اور شروعاتِ علالت یعنی 1 محرم 11 ہجری کے درمیان میں شہزادۂ محسنؑ ابن علیؑ کی دنیا میں آمد ہوئی۔ (شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کو تحفتہ الغدیر بھی لکھا گیا ہے۔ مختلف کتب میں 25 اور 26 ذی الحج 10 ہجری کو خاص طور پہ درج کیا گیا ہے۔) اس طرح بوقتِ شہادت 12 جمادی الاول 11 ہجری شہزادۂ محسنؑ ابن علیؑ کی ظاہری حیاتِ مبارکہ قریباً ساڑھے چار ماہ تھی۔

لفظ سقط کی تردید

اوپر بیان کی گئی روایت سے اغیار کی یہ روایت باطل ہو جاتی ہے کہ شہزادہؑ محسنؑ ابن علیؑ نعوذ باللہ شکمِ مادر میں تھے، اور ان کا شکمِ مادر میں سقط ہو گیا تھا۔ کیونکہ ہمارا شیعہ خیر البریہ کا عقیدہ ہے کہ انوارِ الٰہیہ اہلبیتِ معصومینؑ شکمِ مادر میں نہیں ہوتے۔
(گیارہویں تاجدارِ امامتؑ کا فرمانِ ذیشان ہے کہ ہم گروہِ اوصیاءؑ کا حمل شکمہائے والداتؑ میں نہیں ہوتا، بلکہ پہلوؤں میں ہوتا ہے، ہمؑ ارحام سے برآمد نہیں ہوتے، بلکہ معجزانہ انداز میں برآمد ہوتے ہیں، چونکہ ہمؑ اللہ کے وہ نور ہیں، جن کو نجاست نہیں لگ سکتی۔ بحوالہ: بحار الانوار، حق الیقین، جلاء العیون، مدینۃ المعاجز)۔

جہاں جہاں لفظ "سقط" استعمال ہوا ہے، وہ "گرنے" کے معنی میں استعمال ہوا ہے، اور گرنا ہاتھوں سے بھی ہوتا ہے۔ عربی میں بہت عام جملہ ہے "سقط الورق من الشجر" یعنی "شجر سے ورق سقط ہوا" مطلب "درخت سے پتا زمین پہ گرا"۔ بالکل اسی طرح شہزادہؑ محسنؑ ابن علیؑ بی بی پاک سیدہؑ کونین سیدۃؑ النساءؑ کے ہاتھوں سے سقط ہوئے مطلب ہاتھوں سے گرے تھے۔

شہزادہؑ محسنؑ ابن علیؑ کی شہادت

شہنشاہِؐ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت پُر ملال کے بعد سقیفائی خلیفہ کی جبری بیعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ 12 جمادی الاول 11 ہجری کو ان ملعونین نے بابِ حطہ درِ اطہر پہ لکڑیاں جمع کر کے دروازہ کو آگ لگائی (ٹھنڈا کرنا) شروع کر دیا۔ (وہ دروازہ جہاں نبی پاکؐ آیتِ تطہیر تلاوت فرماتے تھے، جہاں جبرائیلؑ رُک جاتے تھے، جہاں سلمان فارسیؓ اپنی داڑھی سے جاڑو لگاتے تھے)۔ جب دروزاہ ٹھنڈا ہو رہا تھا، تو سیدہؑ کونین صلواۃ اللہ علیھا اپنی آغوش میں شہزادہ محسنؑ بن علیؑ کو لیے دروازے کے قریب تشریف لائیں، اور ظالمین کی سرزنش کی۔ (اس وقت سیدۃ النساء (ص) نے اپنے تیسرے لختِ جگر شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کو اپنے ہاتھوں میں قرآن کی طرح اٹھایا ہوا تھا، بالکل اس طرح جیسے کربلا میں روزِ عاشور کو شہنشاہِ کربلاؑ شہزادہ علیؑ اصغرؑ کو امتِ ملعونہ کے سامنے حجت بنا کر لائے)۔

ملعونِ ازل کے حکم پہ قنفذ ملعون نے دروازہ پاک کو دھکا دیا، جو آدھا جل چکا تھا۔ اس وقت سیدۂِ کونین (ص) دروازے کے بالکل قریب کھڑی تھیں، اور دروزاہ ان پہ گرا۔ (جس طرح کربلا میں شہزادہ علیؑ اصغرؑ نے اپنے بابا پاکؑ کے دفاع میں تیر قبول فرمایا، بالکل اسی طرح دروازے میں موجود کیل شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ نے اپنی پاک والدہ معظمہؑ کے دفاع میں قبول فرمائے۔) سیدۃ النساء (ص) نے اپنے تیسرے لختِ جگر شہزادے ع کو بچانے کی کوشش کی، مگر دروازہ انؑ کے پہلو کو زخمی کرتا ہوا، شہزادے ع پر جا گرا، شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ سیدۂِ کونینؑ کے ہاتھوں سے چُھوٹ کر زمین پہ سقط ہو گئے یعنی زمین پہ ِگر گئے۔ اور اسی زخم کی وجہ سے موقع پر شہید ہو گئے۔ اور اس ضرب سے سیدۂِ کونین (ص) کا پہلو بھی شدید زخمی ہوا، اور چند روز بعد آپ بھی اپنے بابا پاکؑ سے جا ملیں۔

شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کی تدفین

بی بی پاک سیدۃ النساء صلواۃ اللہ علیھا نے وصیت فرمائی کہ جن لوگوں نے ان پر ظلم کیے ہیں، ان ظالمین کو آپ کے جنازے میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔ (مولا امیر المومنینؑ نے جنازہ پڑھانے کے بعد ایک ہی قبر میں ماںؑ بیٹےؑ کو دفن فرمایا۔ بالکل اس طرح جیسے شہزادہ علیؑ اصغرؑ آج بھی اپنے بابا جان سید الشہداءؑ کے سینے پہ دفن ہیں)۔۔ مولا امیر المومنینؑ نے سیدۂِ کونینؑ اور شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کی نو سے گیارہ مقامات پر مزارات قبریں بنائیں (اہلبیتِؑ معصومینؑ کا فرمانِ ذیشان ہے کہ اصلی قبر کی نشاندہی ہمارے آخری وارث یعنی ولی العصر امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف آ کر فرمائیں گے)۔

شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ کا انتقام

چھٹے تاجدارِ امامت مولا امام جعفر صادقؑ کا فرمانِ ذیشان ہے: "جب ہمارے آخری وارث، منتقمِ آلِ محمدؑ، مولا امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور و خروج پاک ہو گا، اور منبرِ عدل آراستہ کِیا جائے گا، تو سب سے پہلے جس مظلوم ہستی کے انتقام کا فیصلہ ہو گا، وہ ساڑھے چار ماہ کے شہزادہ محسنؑ ابن علیؑ ہوں گے۔ اس وقت قنفذ ملعون اور اس کے ساتھیوں کو آتشِ جہنم کے کوڑے مارے جائیں گے۔ وہ کوڑا اس طرح کا ہو گا کہ اگر اس کی ایک ضرب سمندر پہ لگائی جائے تو سمندر بھی دہک اٹھے گا، اور اگر پہاڑوں پر لگائی جائے، تو وہ انہیں بھی پِیس کر رکھ دے گا۔

(حوالہ جات)

مصباحِ شیعت، صفحہ 125 تا 129 (سرکار السید محمد جعفر آلزمان نقوی البخاری دام ظلہِ تعالیٰ)۔

نہج المعرفت فی اسماء الحجت ع، جلد 3، صفحہ 485 تا 490۔

مسند امام الشہید جلد نمبر 1۔

اسد الغابہ فی تمیز صحابہ، جلد 9، صفحہ 18 (ہانی ابن ہانی رض کی روایت)۔

بحار الانوار، علامہ باقر مجلسی علیہ الرحمہ، جلد 53۔

سوانح عُمری مولا امام علی ع، باب نمبر 3، صفحہ 313۔

سیرت ابن اسحاق۔ تاریخ کامل۔

(اس روایت کو احمد، طبرانی، دار قطنی، حاکم، بیحقی، ابنِ عسکر اور متعدد مصنفین و مولفین نے بھی نقل کیا ہے)۔

0335-4803424

aliabbasme39@gmail.com